

79141-رمضان المبارک میں عمارتوں پر چاند ستارے پر مشتمل لائٹ لگانا

سوال

ہمارے ہاں اردن میں ایک نئی عادت شروع ہوئی اور بہت کثرت سے پھیل بھی چکی ہے، وہ یہ کہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی عمارتوں پر بلال اور ستارے لگا کر بر قی قمقموں سے لاینینگ کر کے رمضان المبارک آنے کا جشن منایا جاتا ہے، اور سارا میں ہی رہتا ہے، تو کیا یہ جائز ہے یا کہ یہ اسراف میں شامل ہوتا ہے، اور ماہ دسمبر میں عیسائیوں کے میلاد کے درخت کو مزین کرنے کی تقلید ہے، اور کیا لوگوں کی جمالت انہیں مذکور شمار کر گی؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہمارے خیال میں ماہ رمضان کے شروع ہونے کی خوشی میں بر قی قمقوں کا ظہار کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں درج ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے:

1- اس میں یہ اعتقاد نہیں ہونا چاہیے کہ ایسا کرنا عبادت ہے، بلکہ یہ عادی اور مباح امور میں شامل ہوتا ہے۔

2- اس زیبائشی قمقوں کو بہت زیادہ ممکنی قیمت میں خرید کر اسراف نہیں کرنا چاہیے۔

3- اس خوبصورتی قمقوں میں کسی ذی روح کی تصویر نہیں ہوئی چاہیے، یا پھر اس زیبائش اور لائنینگ میں کامنہ جانا نہ ہو۔

4- اس طرح کی خوبصورتی اور زیبائش مساجد میں نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے سے نمازوں کی نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹیٰ کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض مساجد میں عید الفطر اور دوسرا سے دینی ایام کے موقع پر عادتاً مساجد کو رنگ برنگ کے بر قی قمقوں اور پھلوں سے سجا یا جاتا ہے، تو کیا اسلام ان اعمال کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟

اور اس کے جواز اور منع کی دلیل کیا ہے؟

کمیٹیٰ کے علماء کا جواب تھا:

"مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں، اور زمین میں سب سے بہتر اور اچھی جگہ شمار ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ ان مساجد میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا ذکر بندا کیا جائے، اور نماز قائم کی جائے، اور لوگوں کو ان مساجد میں ان کے دینی مسائل اور ان کی سعادت و کامیابی کی طرف را ہمنانی کی جائے، اور ان مساجد کو بتوں اور پلیڈی اور شرکیہ اعمال اور بدعاں و خرافات سے پاک کر کے دینا و آخرت میں لوگوں کی اصلاح کی جائے، اور مساجد کو گندگی و نجاست سے پاک رکھا جائے، اور مساجد میں لغو و لعب اور اونچی آوازیں نکالنے اور شور و غونا کرنے سے احتساب کیا جائے، اور ان مساجد میں کسی گمشدہ چیز اور ضائع شدہ چیز کا اعلان مت کیا جائے، اور اس طرح کے دوسرے اعمال بھی نہ کیے جائیں جو ان مساجد کو عام راستے، اور تجارتی مارکیٹ بنانے کرنا رکھ دیں، اور ان مساجد میں کسی کو بھی دفن نہ کیا جائے، اور اسی طرح اس میں قبر بھی نہ بنانی جائے، اور نہ ہی مسجد پر قبر بنانی جائے۔"

اور ان مساجد میں تصاویر نہ لٹکائی جائیں، اور نہ ہی اس کی دیواروں پر نقش و نگار نہ کیا جائے، اور اس طرح کے دوسرا سے کام جو شرک کا باعث بنتے ہیں ان سے اجتناب کیا جائے، اور یہاں آکر عبادت کرنے والوں کی اللہ کی عبادت میں خلل پیدا کرتے ہیں، مساجد بنانے کے مقصد کے منافی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بہت خیال رکھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، اور آپ کے عمل مبارک سے ثابت ہے، اور آپ نے اپنی امت کی راہنمائی کرتے ہوئے بھی اس کا بیان کیا ہے، تاکہ وہ آپ کے منتج اور طریقہ پر چلیں، اور مساجد کے احترام اور انہیں آباد کرنے میں آپ کے طریقہ پر چلیں، کیونکہ وہاں اسلامی شعار کا قیام اور اعلان ہوتا ہے، اس میں وہ رسول امین کی اقتدار کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں بھی ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں روشنی کر کے اس کی تعظیم کی ہو، اور مختلف تواروں اور عید کے موقع پر وہاں پھول رکھے ہوں، اور نہ ہی آپ کے بعد خلفاء راشدین سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور نہ ہی پہلے تین ادوار میں آئندہ مجتہدین سے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ یہ سب سے بہتر دور ہیں، باوجود اس کے کہ لوگ ترقی کر چکے تھے اور ان کے پاس اموال کی بھرمار تھی، اور انہوں نے شہری زندگی کا ایک وافر حسہ بھی حاصل کریا تھا، اور زینت کی انواع و اقسام بھی پہلے تین ادوار میں وافر تھیں۔

اور پھر مکمل خیر و بھلانی تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرنے میں پہنچا ہے، اور پھر ان کے بعد خلفاء راشدین کی سفت اور اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے آئندہ کرام کی پیروی میں۔

اور پھر مختلف تواروں اور موقع پر مساجد میں چراغاں کرنا، یا بر قی قصے لگانا، یا مساجد کے ارد گرد اور اس کے مناروں پر چراغاں کرنا، اور وہاں جھنڈیاں وغیرہ لگانا، اور پھول رکھ کر تعظیم کرنا، یہ سب کچھ کفار کے ساتھ تشبیہ ہے، کیونکہ وہ اپنے پحرچ اور کنیسہ میں ایسا کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے تواروں میں کفار کے ساتھ مشاہست کرنے اور ان کی عبادت میں مشاہست اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے "انہی".

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (20/21).

اور جب مسجد میں موجود روشنی اسے روشن کرنے کے لیے کافی ہے تو پھر اضافی روشنی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، جس میں مشروع فائدہ نہ ہو، بلکہ اسے کسی اور جگہ صرف کرنا چاہیے۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ (31/206).

دوم :

ہم ایک بات کی تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ :

بلاں یا ستارہ کے مسلمانوں کا شعار ہونے کی شرع میں کوئی دلیل اور اصل نہیں ہے، اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، اور نہ ہی بُنی امیہ کے دور میں بلکہ اس کی بُجاو تو اس کے بھی بعد ہوئی ہے.....

بہر حال جو بھی ہو تو شعار اور علامت کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعت کے موافق ہو، اور اس لیے کہ اس کی مشروعيت پر کوئی دلیل نہیں ملتی، تو اس ترک کرنا ہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے، نہ تو بلاں یعنی چاند مسلمانوں کا شعار ہے، اور نہ ہی ستارہ، چاہے مسلمانوں نے اسے اختیار کر کا ہے "۔

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (1528) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کر لیں۔

والله عالم.